پٹھانکوٹ کے قریب "دار الاسلام" کا قیام

رسالہ ترجمان القرآن بابت شوال ۱۳۵۶ھ کے مطالعہ سے معلوم ہوا۔ کہ جمال پور متصل پٹھان کوٹ میں "چند بندگانِ خدا نے دارالاسلام کی بنا رکھنے کا ارادہ کیا ہے"۔ اور اس کے لئے "ساٹھ ستر ایکڑ زمین حاصل کر لی گئی ہے"۔ اس تحریک کا "مقصد" بانیان کے اپنے الفاظ میں یہ ہے۔ کہ "کم ازکم زمین کا ایک گوشہ ایسا بہم پہنچایا جائے۔ جہاں خالص اسلامی ماحول پیدا کیا جاسکے۔ جہاں اخلاق اسلامی ہوں معاشرت اسلامی ہو۔ عملی زندگی مسلمانوں کی سی ہو۔ گردوپیش ہر طرف اسلام اپنی روح اور اپنی صورت کے ساتھ نمایاں ہو"۔ "ہماری تجویز یہ ہے۔ کہ ہندوستان کے طول وعرض میں جو لوگ سچے دل سے اسلام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ جن کے دلوں میں حوصلے ہیں مگر پراگندگی و انتشار کی وجہ سے مایوس ہو کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کو جہاں تک ممکن ہو رفتہ رفتہ ایک مرکز پر جمع کریں۔ اور دارالاسلام میں ان کی اجتماعی طاقت سے خالص اسلامی ماحول پیدا کردیں۔ پھر کام کو اس طرح چار شعبوں میں تقسیم کیا جائے۔ جس طرح وحی خداوندی کے تحت سرکار نے تقسیم کیا تھا"۔

یہ شعبے مختصراً یہ ہیں"۔ ایک شعبہ جس میں اعلےٰ درجہ کی علمی استعداد کے لوگ شامل ہوں"۔ ان میں سے عربی تعلیم رکھنے والوں کو مغربی علوم سے واقف کیا جائے۔ اور انگریزی دانوں کو دینی تعلیم دی جائے۔ دوسرا یہ کہ خدمتِ اسلام کے لئے اچھے کارکن تیار کرنے کی کوشش کی جائے۔ تیسرے وہ لوگ جو تھوڑی مدت دارالاسلام میں رہ کر "دین کا علم اور اخلاقی تربیت لے کر چلے جائیں۔ اور چوتھا یہ کہ ایسے مسلموں اور غیر مسلموں کے لئے جو یہاں آکر علمی استفادہ کرنا چاہیں سہولتیں بہم پہونچائی جائیں"۔

مختصر یہ کہ بانیانِ اس وقت چاہتے ہیں" دنیا اس وقت تمدن کے جس مرتبہ پر ہے۔ اس سے رجعت کر کے اسے اس تمدنی مرتبہ پر واپس لایا جائے جو عرب میں ساڑھے تیرہ سو برس پہلے تھا" اسلام کو عملی صورت میں قائم کرنے اور دنیا کو اس تمدن پر کاربند کرنے کا جذبہ جو اسلام پیش کرتا ہے غائت درجہ قابلِ قدر ہے۔ اور بہرحال یہ ارادے بہت اچھے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا یہی طریق کامیابی ہے۔ جو اختیار کرنے کے ارادے ہیں۔ اور کیا اس طرح اسلام دنیا میں دوبارہ قائم ہوسکتا ہے۔ اور دنیا میں مادیت اور الحاد بے دینی کی جو بے پناہ رو جاری ہے۔ اس کے مقابلہ کا مکمل انتظام ہوسکتا ہے۔ اگر نہیں۔ اور جیسا کہ ہم آگے چلکر عرض کریں گے۔ ہرگز نہیں تو ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ ان بھولے بھالے اور سیدھے سادے بھائیوں کو ان کی غلط فہمی سے آگاہ کردیں۔ اور بتادیں۔ کہ ان کی یہ سعی کبھی مشکور نہیں ہوسکتی۔ اس لئے وہ اپنی قوت عمل اور روپیہ کو اس پر ضائع کرنے کے بجائے کسی اور مفید کام پر لگائیں۔ اگر وہ اس حقیقت پر غور کرتے۔ کہ اسلام خدا تعالےٰ کا سچا مذہب ہے۔ اس کی طرف سے بنی نوع انسان کے لئے کامل اور آخری شریعت ہے۔ اور خالق سے مخلوق قریب کرنیکا واحد اور یقینی رستہ تو وہ اس قسم کا غلط طریق نہ اختیار کرتے کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کو تو اپنے سچے دین کا کوئی خیال نہ ہو۔ وہ تو اس کی حفاظت اور اشاعت کا کوئی انتظام نہ کرے۔ مگر کچھ لوگ اس کے لئے خود بخود ہی سرگرداں ہوں۔ آخر کوئی وجہ ہونی چاہیئے۔ کہ وہ قادر مطلق اور حی وقیوم خدا کیوں اسکے لئے کوئی انتظام نہیں کرتا۔ وہ کیوں اسلام کی اس بقول معاصر "ترجمان القرآن" اعصار بربدگی کو دیکھتا ہے۔ اور اس کی سلامتی کے لئے کوئی سامان نہیں کرتا۔ کیا یہ حیرت کی بات نہیں۔ کہ بانیان دارالاسلام کے دل میں تو اپنی بےبضاعتی اور بے چارگی کے باوجود اسلام کے احیاء کا اسقدر ولولہ ہے لیکن خدا تعالیٰ کو جس کا یہ آخری اور کامل مذہب ہے۔ اس کا کچھ بھی خیال نہیں۔ دنیا میں جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ کوئی شخص ایک باغ لگا کر پھر اس انتظام میں نہیں بیٹھ جاتا۔ کہ کوئی رہرو اور ان درختوں کے سایہ میں آرام کرنے والا کبھی خیال آنے پر اسے خس وخاشاک سے صاف کردے گا۔ چمن بندی کا فرض سرانجام دے دے گا۔ اور اس کی آبیاری کرجائے گا۔ بلکہ اس کے لئے مستقل انتظام کرتا ہے۔ اور جب اس میں فاسد مواد جمع ہو جائیں۔ جو اسکے نشوونما میں روک پیدا کرنے والے ہوں

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

۱۱ اگست سنہ ۱۹۳۸ء تک بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	ضلع
۹۲۹	مولا بخش صاحب	ضلع سرگودھا
۹۳۰	مولا بخش صاحب ولد قادر بخش صاحب	"
۹۳۱	عائشہ بیگم صاحبہ	"
۹۳۲	عبد الوہاب صاحب	"
۹۳۳	شیخ محبوب عالم صاحب	چمبہ
۹۳۴	کرم الٰہی صاحب	گجرات
۹۳۵	رحمت خاتون صاحبہ	جہلم
۹۳۶	عنایت اللہ صاحب	جالندھر
۹۳۷	محمد رمضان صاحب	ضلع گورداسپور
۹۳۸	عبد الکریم صاحب	"
۹۳۹	شیخ فقیر محمد صاحب	"
۹۴۰	محمد حسین صاحب	"
۹۴۱	اللہ دتا صاحب	"
۹۴۲	اللہ رکھا صاحب	"
۹۴۳	مسماۃ صابراں بی بی صاحبہ	"
۹۴۴	" رشید بی بی صاحبہ	"
۹۴۵	" حشمت بی بی صاحبہ	"
۹۴۶	چوہدری سلطان بخش صاحب	"
۹۴۷	چوہدری فضلدین صاحب	"
تا	مع	
۹۵۱	اہل و عیال ۴ کس	"
۹۵۲	شیخ خوشی محمد صاحب	"
۹۵۳	شیخ محمد الدین صاحب	ضلع گورداسپور
۹۵۴	میاں سبحان صاحب	"
۹۵۵	اہلیہ صاحبہ سبحان صاحب	"
۹۵۶	جمالدین صاحب	"
۹۵۷	رشید احمد صاحب	"
۹۵۸	فیروز الدین صاحب	"
۹۵۹	میاں بوٹا صاحب	"
۹۶۰	چوہدری بہاء الدین صاحب	"
۹۶۱	مسماۃ رحمت بی بی صاحبہ	"
۹۶۲	غلام احمد صاحب	"
۹۶۳	محمد شریف صاحب	"
۹۶۴	مسماۃ رشید بی بی صاحبہ بنت بہاء الدین صاحب	"
۹۶۵	مسماۃ ہاجرہ بی بی صاحبہ	"
۹۶۶	چوہدری کریم بخش صاحب	"
۹۶۷	سردار بی بی صاحبہ	"
۹۶۸	محمد علی صاحب	"
۹۶۹	اہلیہ صاحبہ محمد علی صاحب	"
۹۷۰	چوہدری جلال الدین صاحب	"
تا	مع	
۹۷۴	اہل و عیال چار کس	"
۹۷۵	چوہدری فضلدین صاحب	"

نیشنل لیگیں متوجہ ہوں

کام مشکل ہے بہت منزل مقصود ہے دور
اے مرے اہل وفا سست کبھی گام نہ ہو

ایک لمبے جمود کی وجہ سے لیگیں اپنے فرائض کی طرف جلد متوجہ نہیں ہوئیں۔ اب لیگ کا ایک نیا دور ہے۔ اور کام تقسیم ہو کر کئی ذمہ دار احباب کے سپرد ہوا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ احباب لیگ کی طرف سے موثر پروگرام آپ کے سامنے رکھا جائیگا۔ اور آپ کو بہت جلد اپنی زندگی کا ثبوت دینا ہوگا۔

لیگ کے ریکارڈ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس عرصہ میں کئی پتے ترمیم چاہتے ہیں۔ کئی احباب جو عہدیدار درج ہیں۔ خالق حقیقی سے جا ملے۔ اس لئے تمام لیگوں کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ فوراً اپنے عہدیداران کے مکمل پتہ سے مجھے مطلع فرمائیں۔ تا کہ ریکارڈ کی صحت کر لی جائے۔ خاکسار

بشیر احمد ایم۔ اے۔ ایل ایل بی صدر آل انڈیا نیشنل لیگ کور

یا اس کی خوبصورتی اور حسن کو خراب کرنے والے ہوں۔ تو ان کو دور کر دیا جائے۔ تو اللہ تعالیٰ کو کیسے یہ گوارا ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اسلام کو یونہی چھوڑ دے۔ اور اس کی حفاظت کا کام بانیان دار الاسلام سنبھال لیں۔ یہ حالت نعوذ باللہ دو صورتوں سے خالی نہیں سمجھی جا سکتی۔ یا تو یہ کہ اللہ تعالیٰ کو اب اسلام کی حفاظت کی قدرت حاصل نہیں۔ یا پھر یہ کہ اسلام اس کا سچا مذہب نہیں۔ ورنہ یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ وہ اس کے روشن و اجلی چہرہ سے گرد و غبار کو دور کر کے اس کے حقیقی حسن تاباں کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کا اپنی طرف سے کوئی انتظام نہ کرے۔

ہر ایک مسلمان کہلانے والا یقین رکھتا ہے۔ کہ اسلام کی حفاظت و صیانت کی ذمہ واری اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پر رکھی ہے۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں اس کا یہ وعدہ پورا نہ ہو۔ اگر احیاء اسلام کی یہی صورت ہوتی۔ کہ چند لوگ اٹھتے۔ اپنے دل و دماغ سے اسلام کی حفاظت کی تجاویز گھڑتے اور بڑے بڑے دعوے پیش کرتے تو اسلام پر مرثیہ خوانی کی نوبت ہی کیوں آتی۔ کیا ان جیسے بہی خواہان اور درد مندان اسلام میں پہلے پیدا نہیں ہوئے۔ کیا گزشتہ صدیوں میں اسلام کے عاشقان سے زیادہ محبت تقویٰ اور خلوص ان کے قلوب میں موجود ہے۔ اگر یہ امر واقع ہے۔ کہ ہر زمانہ میں مسلمانوں کے اندر ایک اچھی خاصی جماعت ایسے لوگوں کی موجود رہی ہے۔ جو ان اصحاب سے بلحاظ تقویٰ و اخلاص فراست و تدبر اور قربانی و ایثار بہت بڑھے ہوئے تھے۔ تو پھر ان کی موجودگی بلکہ ان کی انتہائی کوششوں کے باوجود اسلام کے رخ انور کا گرد آلود ہوتے جانا۔ اسلامی اخلاق اور اسلامی تمدن کا مٹتے جانا اور مسلمانوں کا تنزل وادبار کی عمیق گہرائیوں میں گرتے جانا اس بات کا بین ثبوت نہیں۔ کہ مرض اس قدر بڑھ چکا ہے۔ کہ اس کا علاج سوائے کسی ایسے طبیب کے جسے خدا تعالیٰ خود مقرر کرے ممکن نہیں۔ صحیح طریق کار کیا ہے۔ اور اسلام کا احیاء کس طرح ہو سکتا ہے۔ اسکے متعلق ہم انشاء اللہ العزیز اگلے پرچہ میں اظہار خیالات کریں گے۔

مدینۃ المسیح

قادیان۔ ۱۴ اگست سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸½ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد اور بخار کے باعث تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضل خدا نسبتاً اچھی ہے۔ صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ و امۃ الباسط صاحبہ بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔

کل بعد نماز عصر مسجد محلہ دار الرحمت میں مجلس خدام الاحمدیہ کا ماہوار جلسہ زیر صدارت مولانا عبد الرحیم صاحب نیر منعقد ہوا جس میں سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ نے ماہوار رپورٹ پڑھی مولوی محمد سلیم صاحب اور صاحب صدر نے تقریریں کیں۔ آخر میں صاحب صدر نے ایک انعامی مضمون کے مقابلہ میں ممبران میں سے اول۔ دوم اور سوم رہنے والوں کو انعامات دیئے۔

افسوس کل صوفی عطا محمد صاحب متوطن راہوں ضلع جالندھر کی والدہ مسماۃ برکت بی بی صاحبہ بعمر ۶۵ سال وفات پا گئیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

لازمی چندہ (چندہ عام وحصہ آمد) کی ادائیگی

دوسرے چندوں پر مقدم ہے

یہ امر کسی احمدی سے پوشیدہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ چندہ عام (جس میں حصہ آمد بھی شامل ہوتا ہے۔) ایک لازمی اور فرض چندہ ہے اور سب سے مقدم ہے۔ جس کی بنیاد خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھی۔ اور اس کی باقاعدگی کے متعلق حضور نے یہاں تک تاکید فرمائی کہ "جو شخص تین ماہ تک چندہ ادا نہ کرے گا۔ اس کا نام سلسلہ بیعت سے کاٹ دیا جائے گا۔ اور اسکے بعد کوئی مغرور اور لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں اس سلسلہ میں ہرگز نہیں رہ سکے گا۔"

(ملاحظہ ہو تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۵۰-۴۹)

گویا تین ماہ تک چندہ نہ دینے والے کے متعلق اس قدر انذار ہے۔ کہ وہ سلسلہ بیعت سے کٹ کر حصار احمدیت سے خارج ہو جاتا ہے۔ چہ جائیکہ جو شخص اس سے زیادہ کئی ماہ یا سالہا سال سے چندہ نہ دیتا ہو۔ ایسا شخص خود اپنے تاریک انجام کے متعلق قیاس کر سکتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے دفتر میں سلسلہ بیعت سے خارج ہو جانا کوئی معمولی سزا نہیں۔ بلکہ اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو ایسا شخص حصار احمدیت سے بے پناہ ہو کر در اصل دین و دنیا میں خدا تعالیٰ کی امان سے محروم ہو جاتا ہے۔ جس سے بڑھکر کوئی سزا نہیں ہو سکتی۔

اس چندہ کی اہمیت کے متعلق حضور علیہ السلام کے بعد آپ کے خلفاء بھی زور دیتے چلے آئے ہیں۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۳۴ء میں تحریک جدید کا مطالبہ فرماتے ہوئے ۹ر نومبر ۱۹۳۴ء کے خطبہ جمعہ میں جو ۱۸ر نومبر ۱۹۳۴ء کے اخبار الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ خاص طور پر زور دیا تھا اور فرمایا تھا کہ "تحریک میں ان ہی لوگوں کا چندہ لیا جائے گا۔ جو اپنے بقائے ادا کریں گے۔ اور مستقل چندہ بھی پوری طرح دیں گے۔"

نیز اس خطبہ میں فرمایا کہ

"ہر وہ شخص جس کے ذمہ (فریضہ) چندوں میں کوئی نہ کوئی بقایا ہے یا ہر وہ جماعت جس کے چندوں میں بقائے ہوں۔ وہ فوراً اپنے اپنے بقائے پورے کرے۔ اور آئندہ کے لئے چندوں کی ادائیگی میں باقاعدگی کا نمونہ دکھلائیں۔ جو جماعتیں میرے اس حکم کے مطابق اپنے اپنے بقایوں کو ادا کرتے ہوئے فریضہ چندوں میں باقاعدگی اختیار کریں گی۔ میں سمجھوں گا۔ کہ انہوں نے اپنے اقرار کو پورا کیا۔ اور آئندہ کی جدو جہد میں ان پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔"

اس کے متعلق مزید تاکید کے لئے اس خطبہ میں حضور نے سکرٹریوں کو حکم دیا۔ کہ

"جماعتوں کے سکرٹریوں کو چاہیئے۔ کہ وہ میرے اس خطبہ کے پہونچنے کے بعد اپنی اپنی جماعتوں کو اکٹھا کریں۔ اور انہیں کہیں کہ امیر المومنین کا حکم ہے۔ کہ آج وہی شخص اس جنگ (یعنے تحریک جدید کے مطالبات میں) شامل ہوگا۔ جو اپنے بقایوں کو بے باق کر کے آئندہ کے لئے فریضہ چندوں کی ادائیگی میں باقاعدگی اختیار کرے گا۔

جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء پر بھی حضور نے اپنی تقریر میں جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ

"تحریک جدید کو ہم کتنی ہی ضروری چیز قرار دیں۔ یہ لازمی بات ہے۔ کہ اگر اس تحریک کا اثر پہلے کاموں کے خلاف پڑے۔ تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ہم ہر دلعزیز والا کام کریں تو سلسلہ کو بجائے فائدہ کے نقصان پہونچاتے رہیں گے۔ (نوٹ۔ یہاں پر ایک ہر دلعزیز کی طویل مثال بھی بیان فرمائی تھی) تحریک جدید میں صرف ان ہی لوگوں کا چندہ لیا جائے گا۔ جو اپنے لازمی چندوں کے بقائے ادا کرینگے۔ اور مستقل چندہ بھی پوری طرح دینگے"

اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے متعدد جگہ فرضی چندوں کی اہمیت بالصراحت واضح فرمائی ہے لیکن اس وقت صرف ان ہی حوالجات پر اکتفا کرتے ہوئے احباب اور عہدہ داران جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر غور کریں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ان واضح ہدایات کی موجودگی میں کوئی شخص ان فرضی چندوں کو نظر انداز تو نہیں کر رہا۔ کیونکہ اس وقت جماعت کے سامنے بعض اور ضروری تحریکات بھی ہیں۔ مثلاً تحریک جدید۔ خلافت جوبلی فنڈ تحریک خاص وغیرہ وغیرہ۔ یہ تحریکات بھی اگرچہ وقتی طور پر نہایت ضروری ہیں۔ لیکن پھر بھی بمقابلہ لازمی چندہ کے ان کا درجہ نوافل سے زیادہ نہیں چندہ عام اور حصہ آمد ایک لازمی اور فرضی چندہ ہے۔ اور سب سے اہم اور مقدم ہے۔ ممکن ہے کہ بیک وقت متعدد تحریکات کی وجہ سے ان تحریکات میں حصہ لینے کے لئے کوئی شخص فرضی چندوں میں تغافل اختیار کرے۔ اس لئے مناسب خیال کیا گیا ہے۔ کہ احباب اور عہدہ داران جماعت کو آگاہ کر دیا جائے۔ کہ دیگر تحریکات کی بناء پر فرضی چندوں میں قطعاً ضعف نہ آنے دیں۔ اگر کوئی شخص دیگر تحریکات کی بناء پر ان چندوں میں سستی یا کوتاہی کرے گا۔ تو وہ شخص خدا کے نزدیک مورد الزام ہوگا۔

ایسے شخص کی مثال تو ایسی ہی ہوگی۔ کہ وہ فرض نماز کو ترک کر کے کثرت نوافل میں مشغول ہو جائے اور اور سمجھے۔ کہ نوافل کے ذریعہ بھی تو اسی کو یاد کیا جاتا ہے۔ اور عبادت کی جاتی ہے۔ یا اسی طرح رمضان کے روزے تو نہ رکھے۔ اور نفلی روزوں پر زور دینا شروع کر دے۔ ایسے زاہد اور عابد کے اس قسم کے اعمال و عبادات ہرگز خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کے تقرب کا موجب نہیں ہو سکتے۔ ہاں فریضہ اعمال اور عبادات بجالانے کے بعد نوافل یقینی طور پر ترقی درجات اور تقرب الی اللہ کا موجب ہو سکتے ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے۔ کہ جس طرح فرائض کے تارک کو نوافل کچھ فائدہ نہیں دے سکتے۔ اسی طرح فرائض کے ساتھ نوافل ادا کئے بغیر بھی ترقی درجات اور تقرب الی اللہ نہیں ہو سکتا۔

پس جہاں میں لازمی چندوں کی باقاعدگی کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں۔ وہاں میں دیگر تحریکات میں حصہ لینا بھی کم ضروری خیال نہیں کرتا۔ کیونکہ حالات پیش آمدہ اس امر کے متقاضی ہیں۔ کہ مالی قربانی زیادہ سے زیادہ کی جائے۔ لیکن ان میں حصہ لینے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ اصول کو ہرگز نظر انداز نہ ہونے دیا جائے ورنہ یہ سمجھ لیا جائے کہ ایک نیکی کی خاطر دوسری نیکی کو چھوڑنا خدا تعالیٰ کو ہرگز پسند نہیں

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں۔ کہ "بہت نادان وہ شخص ہے۔ کہ اگر وہ کوئی نیکی کرتا ہے۔ تو اس طرح پر کہ ایک نیکی میں فتور ڈال کر دوسری نیکی بجا لاتا ہے۔ وہ خدا کے نزدیک کچھ چیز نہیں۔"

(تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۵۶)

پس احباب اور عہدہ داران جماعت کو چاہیئے۔ کہ اپنی اپنی جگہ اپنی ذات اور جماعت کا محاسبہ کریں۔ کہ لازمی چندوں میں کوئی کوتاہی تو نہیں ہو رہی۔ اگر ہو رہی ہو۔ تو اس کا فوراً تدارک کیا جاوے۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے صریح احکام کی نافرمانی کرتے ہوئے۔ بجائے ثواب کے خدا تعالےٰ کی ناراضگی کو اپنے اوپر لے لیں۔

اس تحریک کے لکھنے کا میرے لئے یہ امر بھی موجب ہوا ہے۔ کہ گذشتہ تین ماہ میں سال گذشتہ کے انہی تین ماہ کی نسبت چندہ میں کچھ کمی ہے۔ جس کے متعلق میرا پہلے تو یہی خیال رہا کہ ماہ مئی۔ جون میں چونکہ نئے عہدہ دار منتخب ہوئے ہیں۔ اُن کے چارج لینے اور دینے اور کام کے سمجھنے اور سمجھانے کی وجہ سے فراہمی چندہ میں کچھ تعویق ہوئی ہو۔ لیکن ماہ جولائی میں بھی سال گزشتہ کی ماہ جولائی کی نسبت چندہ میں کوئی نمایاں بیشی نہیں ہوئی۔ جو کمی کو پورا کر سکے۔ اس لئے یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ موجبات کمی میں نئی تحریکات کا بھی کچھ دخل نہ ہو۔ اس لئے بروقت جماعت کو متوجہ کر دیا گیا ہے۔

بالآخر میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داری کے سمجھنے اور تمام نیکیوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار

فرزند علی عفی اللہ عنہ ناظر بیت المال سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان۔

چند سوالات کے جواب میں غیر احمدی علماء کی ناکامی

غیرت کی جا ہے عیسیٰ زندہ ہو آسماں پر
مدفون ہو زمیں میں شاہ جہاں ہمارا

(۳)

وزیر آباد کے ایک اہلحدیث دوست نے اپنے علماء سے چند سوالات کئے تھے جو حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کے متعلق تھے۔ اول تو ڈیڑھ ماہ تک ان سوالات کی طرف کسی نے رخ ہی نہ کیا۔ اس کے بعد جب مکرر لکھا گیا۔ تو ایک معمار صاحب نے ان کا جواب اخبار "اہلحدیث" میں لکھنا شروع کیا۔ لیکن ایک "اہلحدیث" کے سوالات کا جواب "اہلحدیث" میں اہلحدیث کی طرف سے نہایت ہی بھونڈے پن سے دیا جا رہا ہے۔ کبھی تو نفس مضمون کو بدلنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کبھی صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مباحثہ کی دعوت دی جاتی ہے۔ اور کبھی آپ کی بعض عبارتوں کو نامکمل صورت میں پیش کر کے بیہودہ گوئی کی جاتی ہے۔

معمار صاحب کی پریشانی

معمار صاحب نے اپنی دوسری قسط میں بےحد پریشانی کا اظہار کیا ہے۔ سوال کرنے والے صاحب تو سورہ مائدہ کی آیت فلما توفیتنی پیش کرتے ہیں۔ مگر آپ یاعیسیٰ انی متوفیک سورہ آل عمران والی آیت پر بحث کر رہے ہیں آپ لکھتے ہیں "از روئے لغت و قرآن حدیث لفظ توفی کے معنے تین ہو سکتے ہیں۔ (۱) پورا لینا۔ (۲) موت (۳) نیند۔ اب آیئے اس بات پر غور کریں۔ کہ حضرت مسیح کے متعلق جو توفی کا وعدہ دیا گیا وہ کن معنوں سے ہے اس وقت کا نقشہ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح محصور ہیں۔ دشمن مکان کا گھیرا ڈالے کھڑے ہیں۔ اللہ تعالےٰ وعدہ دیتا ہے۔ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ ومطہرک من الذین کفروا۔ اے عیسیٰ (علیہ السلام) میں تیری توفی کروں گا۔ اور تجھے اپنی طرف اٹھاؤنگا۔ اور ان کفار سے تجھے پاک رکھونگا۔ ... مرزا صاحب نے بھی تسلیم کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح بچ گئے تھے۔ بعد میں کشمیر چلے آئے اور ۱۲۰ برس عمر پا کر فوت ہوئے اب اگر توفی کے معنی موت لئے جائیں۔ تو مطلب آیت کا یہ نکلا کہ اے عیسیٰ میں پہلے تیری جان نکالوں گا پھر تجھے اپنی طرف اٹھاؤنگا پھر تجھے کفار کے ہاتھوں سے بچاؤنگا۔ کوئی کیا آپ کا ضمیر اس غلط اور بے ڈھنگے ترجمہ کو قبول کرنے کیلئے آمادہ ہو سکتا ہے۔"

میں نے یہ عبارت اس لئے نقل کی ہے۔ تا ناظرین معمار صاحب کی بدحواسی کی داد دے سکیں اور وہ خود دیکھ لیں۔ کہ کس طرح قرآن مجید کی آیات کے معنی کو بگاڑ رہے ہیں۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذکر سے غلط بحث کرنے پر آمادہ ہیں مطہرک کے معنی کفار کے ہاتھوں سے بچانے کے کئے ہیں۔ حالانکہ خود متوفیک میں یہ معنی آ چکے ہیں۔ کیونکہ متوفیک کے معنی ہی یہ ہیں۔ کہ میں تجھے حتف انفک تجھے طبعی موت سے مارونگا۔ یہودی تیرے قتل کرنے میں کامیاب نہ ہوں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کیوں آسمان پر اٹھایا گیا

پھر ذرا "نقشہ" کی طرف غور فرما دیں۔ کہ حضرت مسیح محصور ہیں دشمن مکان کا گھیرا ڈالے ہیں۔" گویا اس سے ثابت ہوا۔ کہ ان کو آسمان پر اٹھا لیا گیا کس قدر حیرت کا مقام ہے۔ کہ یہی واقعات جب دوسرے انبیاء علیہم السلام کو پیش آتے ہیں۔ تو وہاں یہ علماء کہلانیوالے خاموش ہو جاتے ہیں۔ اور کبھی یہ نہیں کہتے کہ انہیں آسمان پر اٹھا لیا گیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دشمن آگ میں گرا دیں۔ تو دنیا میں ہی انکے بچاؤ کا سامان ہوتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دشمن تعاقب کرے تو زمین پر ہی ان کی حفاظت کا سامان ہوتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سید الانبیاء محصور ہوں۔ دشمن مکان کا گھیرا بھی ڈالے ہو۔ برہنہ تلواریں لئے ہوئے ہو۔ جو خونخوار مکہ کے کفار آپ کے قتل کے خواہاں ہوں۔ مگر ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ آپکو آسمان پر نہیں اٹھاتا۔ ہاں اس خیر البشر کو جسکے متعلق خدا نے کہا تھا۔ لولاک لما خلقت الافلاک۔ اگر تیرا وجود نہ ہوتا۔ تو دنیا ہی پیدا نہ ہوتی۔ اس کے بچاؤ کی تدبیر تو زمین پر ہی ہوتی ہے۔ سینکڑوں میل کا ریگستانی سفر اونٹ کی سواری۔ دن کو غاروں میں چھپنا صرف ایک صاحب غار حضرت ابوبکرؓ کی معیت میں مکہ سے چلکر مدینہ پہنچنا۔ کیا حضرت مسیح علیہ السلام کیلئے اس سے زیادہ خطرناک موقعہ تھا۔ ہرگز نہیں۔ پس ان علماء ظاہر پرست کو کس قدر لگاؤ اور تعلق ہے۔ عیسائیت سے اور کسقدر محبت اور عقیدت ہے مسیحیت سے۔ لیکن اس کے برعکس کسقدر عناد اور عداوت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک سے۔ اور کسقدر دشمنی اور بغض ہے۔ اسلام کے عقائد سے۔

حقیقت الامر یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے صلیبی موت سے بچا لیا۔ اور یہودی جو آپکو قتل کر کے نعوذ باللہ یہ ثابت کرنا چاہتے تھے کہ آپ خدا کی رحمت سے دور ہیں۔ اسے باطل کر دیا آیت کے صحیح معنی یہ ہوں گے۔ کہ اے عیسیٰ (علیہ السلام) میں تجھے طبعی موت سے وفات دونگا۔ اور یہودی جو تجھے قتل کے ذریعہ سے نعوذ باللہ ملعون ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں تیرا مرتبہ بلند کرونگا اور تجھے اپنا مقرب بناؤنگا۔ اور ان لوگوں کے الزاموں سے تجھے پاک کرونگا۔ اور تیرے متبعین کو ان پر قیامت تک غلبہ عطا کرونگا۔ اس صورت میں کسی ترتیب کو بدلنے کی ضرورت نہیں۔ اور معنی بھی بالکل درست ہیں۔

توفی کے معنی

اب توفی کے معنی کی تعیین رہ گئی۔ معمار صاحب نے اس کے تین معنے کئے ہیں۔ پورا لینا موت اور نیند۔ اور پھر لکھا ہے۔ کہ "احمدی دوست توفی بمعنی کشمیر کی طرف جانا کر لیں۔ ہم بقرینہ رافعک الیّ صعود الی السماء کر لیں گے۔" اس کا جواب میں ایک پہلے مضمون میں عرض کر چکا ہوں اور اب پھر گزارش کرتا ہوں۔ کہ ہم اپنی طرف سے کوئی معنی نہیں کرنا چاہتے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ نے اسکے معنے فرما دئے ہیں۔ تو وہی درست اور صحیح ہیں۔ اور توفی کے معنی خصوصاً جب اللہ تعالیٰ فاعل اور ذی روح مفعول ہو بجز قبض روح کے اور کوئی ہوتے ہی نہیں۔ معمار صاحب لغات کو دیکھ بھال لیں قرآن مجید اور احادیث کا مطالعہ کر لیں۔ سینکڑوں نہیں ہزاروں مقامات پر

یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ مگر آپ اس کے معنے اس صورت میں کبھی بھی قبض روح کے سوا نہ دکھا سکیں گے۔ ایک عرصہ دراز سے اس کے متعلق ایک ہزار روپیہ کا چیلنج منظور ہے۔ لیکن آج تک کسی کو کوئی مثال پیش کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ ؎

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہرچند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

اور موت کے علاوہ معنوں کے لئے کس قرینہ کی ضرورت ہوگی۔ صرف لفظ توفی بول کر اس کے معنے نیند ہرگز مراد نہیں ہوتے۔ بلکہ اس کے ساتھ کوئی ایسا قرینہ ہوگا۔ جو نیند کے معنی پر دال ہو۔ پس دوسرے معنے عارضی ہیں حقیقی نہیں

انوکھا طریق

رہا یہ اصرار کہ "ہم بقرینہ رافعک الیّ صعود الی السماء" کے معنی لیں گے۔ یہ کس قدر بودا۔ کمزور اور رکیک ہے۔ پھر تو جہاں بھی رفع کا لفظ ہوگا۔ وہاں آسمان پر جانے کے معنے ہوں گے۔ مگر اس انوکھے طریق کا استعمال ملاحظہ ہو۔ کہ صرف ایک جگہ آسمان پر جانے کے معنے کئے جاتے ہیں اور باقی سب مقامات پر یہ معنے نہیں کئے جاتے۔ اور پھر عجیب تر یہ بات ہے۔ کہ قرآن مجید کی آیت میں بعض الفاظ اپنی طرف سے داخل کئے جاتے ہیں۔ گویا پہلے یہ کلام نعوذ باللہ ناقص تھا۔ اب معمار صاحب اور ان کے ساتھی اسے مکمل کر رہے ہیں۔ جب آیت کے الفاظ میں آسمان کا لفظ ہی نہیں۔ تو آپ اسے اپنی طرف سے کیسے بڑھا سکتے ہیں یہ جرأت اور جسارت آپ کو کس طرح پیدا ہوئی۔

احمدیوں کی طرف سے اس آیت کے وہی معنے ہوں گے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے صحابہ نے بیان فرمائے ہیں۔ آپ لوگ اس کے خلاف کریں۔ ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ پھر تعجب تو یہ ہے کہ جو معنے آپ بگاڑ رہے ہیں۔ بعینہٖ ان الفاظ کے معنے بخاری شریف میں کئے گئے ہیں۔ مگر آپ "اہلحدیث" ہو کر ان کو رد کر رہے ہیں۔ بخاری شریف کتاب التفسیر میں لکھا ہے۔ وقال ابن عباس متوفیک ممیتک کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا۔ متوفیک کے معنے موت دینے کے ہیں۔

کس قدر وضاحت ہے۔ اب بھی اگر قبول حق سے انکار ہے۔ تو پھر اللہ تعالےٰ ہی آپ لوگوں کو سمجھائے۔ بخاری شریف اور دیگر احادیث میں بیسیوں مقامات پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں۔ کہ فلمّا اشتکیٰ وجعہ الذی توفی فیہ۔ فلمّا توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماتوفی حتیٰ کانت اکثر صلاتہ قاعداً۔ ایّ یوم توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کا ذکر ہے۔ اور ہر جگہ توفی کا لفظ لایا گیا ہے۔ پس کس قدر مقام حیرت ہے۔ کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق توفی کا لفظ بیسیوں جگہ آئے۔ تو اس سے مراد وفات ہو۔ مگر جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہ آئے تو اس کے معنے آسمان پر جانے کے لئے جائیں۔ ؎

یہ کیسے پڑ گئے دل پر تمہارے جہل کے پردے
خطا کرتے ہو باز آؤ اگر کچھ خوف یزداں ہے

خاکسار۔ ملک محمد عبد اللہ مولوی فاضل قادیان

مبلغین کلاس میں کامیابی

اس سے قبل جامعہ احمدیہ کی مبلغین کلاس کا نتیجہ اخبار الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ اس میں ایک امیدوار کا نتیجہ آئندہ پر ملتوی کر دیا گیا تھا۔ جواب شائع کیا جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ملک رحمت اللہ صاحب مولوی فاضل جو مبلغین کلاس کے امتحان منعقدہ ۱۹۳۷ء میں کمپارٹمنٹ میں آئے تھے۔ پاس ہو گئے ہیں۔ انہوں نے ۷۶۰/۱۳۰۰ نمبر حاصل کئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں یہ کامیابی مبارک کرے۔ ناظر تعلیم و تربیت

سمندر خاں صاحب مرحوم سکنہ کیری ضلع ہزارہ

بھائی سمندر خاں احمدی موضع کیری ضلع ہزارہ کے رہنے والے تھے۔ نہایت مخلص احمدی تھے۔ تبلیغ کا شوق بہت تھا۔ ۱۹۱۴ء کے قریب بابو محمد حسین صاحب احمدی اوورسیر کی معرفت بمقام کالاباغ بیعت کی تھی۔ اس کے بعد طرح طرح کی تکالیف اور مشکلات کا سامنا ہوا۔ نوکری سے جو بارکماسٹری میں تھی برطرف کئے گئے۔ گاؤں میں بائیکاٹ اور مخالفت آخر دم تک رہی۔ لیکن مرحوم بڑے ثابت قدم تھے۔ ذرا کمزوری نہ دکھائی۔ ایک ایس۔ ڈی۔ او نے جب یہ کہا کہ میں تم کو ۵۰ روپے کی نوکری دلاتا ہوں۔ تم احمدیت چھوڑ دو۔ تو مرحوم نے نہایت مردانہ وار جواب دیا۔ کہ میں احمدیت کے مقابلہ میں نوکری کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ میرا خدا رازق ہے۔ اس کے بعد مختلف اوورسیر نتھیا گلی آئے۔ جن کو کہہ کر ان کو کام پر لگواتا رہا۔ لیکن لوگوں کی مخالفت کی وجہ سے زیادہ دیر ان کو کام پر نہ لگایا جاتا تھا۔ اور برطرف کر دیا جاتا تھا۔ جب بھی کام کرتے۔ چندہ باقاعدہ ادا کرتے مرحوم کے طفیل گاؤں میں دو تین احمدی ہوئے۔ لیکن وہ سب کمزور قسم کے احمدی تھے۔ کیونکہ وہ تکالیف برداشت کرنے سے ڈرتے تھے۔ یہ بات مرحوم کو بہت چبھتی تھی۔ کہ کیوں یہ لوگ منافقت دکھاتے ہیں۔ اور مردانہ وار مقابلہ کر کے احمدیت پر قائم نہیں رہتے۔ بہرحال اس پہاڑی علاقہ میں مرحوم اکیلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخلص مرید تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے تین بچے اور ایک لڑکی چھوڑی ہے۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے۔ اور بلند درجات نصیب کرے۔ اور اپنے قرب میں جگہ دے۔ اور پس ماندگان کو صبر کی توفیق عطا کرے۔ اور ان کی اولاد کو بھی مخلص احمدی بنائے۔ جملہ احباب ان کے لئے دعاء مغفرت فرمائیں کیونکہ وہاں شائد جنازہ پڑھنے والا کوئی نہ تھا۔

خاکسار۔ ایچ۔ ایم مرغوب اللہ احمدی

امیدواروں کیلئے اعلان تحقیقاتی کمیشن

مندرجہ ذیل امیدواران برائے ملازمت صدر انجمن احمدیہ قادیان ۲۱ اگست بروز اتوار ۹ بجے صبح مسجد اقصیٰ میں تشریف لے آئیں۔ وہاں ان کی حاضری اور ابتدائی امتحان ہوگا۔

۱۔ شوکت حسین صاحب ولد محمد حسین صاحب
۲۔ محمد صدیق صاحب ولد مولوی محمد عثمان صاحب
۳۔ قاضی عبد الرشید خاں صاحب ارشد ولد قاضی کریم اللہ صاحب
۴۔ سید محمد یونس صاحب ولد ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب
۵۔ عبد الرحمٰن صاحب ولد چوہدری فتح محمد صاحب
۶۔ عطاء اللہ صاحب ولد " مولا بخش صاحب
۷۔ عبد الحق صاحب ولد " مختار احمد صاحب
۸۔ غلام حیدر خاں صاحب ولد اللہ دتا خاں صاحب
۹۔ محمد ابراہیم صاحب ولد مولوی عبد الکریم صاحب
۱۰۔ محمد اشرف صاحب ولد چوہدری محمد منیر صاحب
۱۱۔ محمد ابراہیم صاحب ولد چوہدری علی محمد صاحب
۱۲۔ شیر محمد خاں صاحب ولد ملک عبد اللہ خاں
۱۳۔ غلام نبی صاحب ولد برکت علی صاحب
۱۴۔ مرزا عبد القدیر صاحب ولد مرزا عبد الکریم صاحب
۱۵۔ مبارک احمد صاحب ولد مستری بدر الدین صاحب
۱۶۔ خورشید احمد صاحب ولد چوہدری چراغ الدین
۱۷۔ سردار خاں صاحب ولد " نواب الدین صاحب
۱۸۔ محمد صدیق صاحب ولد برکت علی صاحب

(غلام محمد اختر سکرٹری تحقیقاتی کمیشن)

پنجاب سے بیکاری کیونکر دور ہو سکتی ہے

پنجاب میں باقاعدہ روزگار کے لئے نوجوانوں کے واسطے بہترین اور یقینی ذریعہ کیا ہے۔ ماہرین کی رائے میں اس کا جواب صرف ایک ہے اور وہ ہے ترقی یافتہ زرعی آلات تیار کرنے کی صنعت۔

اس ترقی پذیر صوبہ میں اس قسم کے آلات کی مانگ میں بیش از پیش اضافہ ہو رہا ہے اور ہوتا چلا جائیگا پرانے آلات کے علاوہ جو ہمارے لاکھوں دیہاتی لوہار تیار کر رہے ہیں قریباً دس لاکھ روپے کی مالیت کے ترقی یافتہ آلات ہماری منڈیوں میں ہر سال چھوٹے چھوٹے کارخانوں سے تیار کئے جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ دس لاکھ روپیہ کے آلات ہر سال غیر ممالک سے درآمد کئے جاتے ہیں۔ جوں جوں نئے آلات پرانے حالات کی جگہ لیتے جائیں گے۔ ان پرانی وضع کے آلات کا استعمال بتدریج کم ہوتا چلا جائے گا۔ باقاعدہ تعلیم کے ساتھ ساتھ اہل پنجاب مقامی طور پر ایسے زرعی آلات تیار کرنے کے قابل ہو جائیں گے جو اب انہیں دوسرے ملکوں سے منگانے پڑتے ہیں۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ اس طریق پر جو آلات تیار کئے جائیں گے وہ زیادہ بہتر ثابت ہونگے۔ کیونکہ انہیں مقامی حالات اور ضروریات کے مطابق بنایا جائیگا پنجاب کے بعض اضلاع روایتی طور پر خاص قسم کے آلات بنانے کے لئے مشہور ہیں۔ ان مقامی اقسام کو حالات کے مطابق بہتر طریق پر تیار کیا جاسکتا ہے۔ محکمہ زراعت کے ساتھ جو ماہرین خصوصی تعینات کئے گئے ہیں۔ انہوں نے وقتاً فوقتاً پنجابی کاشتکار کی ضروریات کے مطابق آلات تیار کئے ہیں۔ لیکن پنجاب کا ایک اوسط درجہ کا دیہاتی کاریگر انہیں تیار کرنے یا ان کی مرمت کرنے کے ناقابل ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ صوبہ بھر میں زرعی آلات کے تیار کرنے اور ان کی مرمت کرنے کے سلسلہ میں کاروبار کیلئے اتنا میدان پڑا ہے۔

اس وقت ایسے بہت سے کارخانے ہیں۔ جہاں بعض ہی قسم کے ترقی یافتہ آلات تیار کئے جاتے ہیں یا جہاں غیر ملکی آلات کی بھونڈی نقل اتاری جاتی ہے۔ ان کارخانوں میں جو زیادہ تر بٹالہ۔ لائل پور۔ جالندھر۔ ڈسکہ۔ انبالہ لاہور اور لدھیانہ میں واقع ہیں چارہ کاٹنے کی مشینیں۔ ہل۔ بارہیرو۔ گنے پیلنے کی مشینیں۔ پمپ۔ رہٹ۔ نالی دار کنوئیں۔ درانتی۔ رنبہ وغیرہ تیار کئے جاتے ہیں۔ جو سامان ان کارخانوں میں بنتا ہے وہ معیاری پیمانہ پر نہیں ہوتا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ زرعی آلات کے لئے کوئی بہت زیادہ خوبصورت بناوٹ کی ضرورت نہیں تاہم انہیں زیادہ پائدار اور ان سے عمدہ طریق پر کام لینے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ ان کے مختلف حصے اور جوڑ ٹھیک طرح لگائے گئے ہوں ان پر بہت زیادہ زور نہ لگانا پڑے۔ اور وہ ٹھیک اور صحیح طور پر کام دے سکیں ایسی صنعت کے لئے جو پنجاب کے واسطے اتنی اہمیت رکھتی ہے تحقیقات۔ تجربہ اور کاریگری کے اصلاح یافتہ طریق کی ضرورت ہے علاوہ ازیں اس کے لئے ایسے کاریگر درکار ہیں۔ جو جدید اقسام کے آلات تیار کر سکیں اور ان کی مرمت کر سکیں اس ضرورت سے عہدہ برا ہونے کے لئے محکمہ صنعت و حرفت پنجاب نے گورنمنٹ انڈسٹریل سکول لائل پور میں زرعی آلات تیار کرنے کے لئے ایک خاص جماعت کھولی ہے۔ یہ جماعت زراعتی کالج لائل پور کے مشورہ سے کام کرتی ہے۔ اور جو تحقیقاتی کام اور تجربات اس کالج میں کئے جاتے ہیں ان کے متعلق مزید کام کرتی ہے۔ اور اپنے ڈیزائن (خاکے) اور تجربات عملی جانچ پڑتال کے لئے کالج کے سامنے پیش کرتی ہے۔

نصاب کی میعاد تین سال ہے اور خاص طور پر لکڑی اور لوہے کے کام کرنے والوں کے بیٹوں کے لئے بہت مفید ہے۔ لیکن اور طلبہ بھی اس جماعت میں داخل ہو سکتے ہیں۔ ان لوگوں کو بھی جو اپنا کارخانہ قائم کرنا چاہیں۔ یا جو موجودہ کارخانوں میں ملازمت کے خواہاں ہوں یہ تعلیم مدد دے سکتی ہے۔

قدرتی طور پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایک نوجوان کو اپنا کارخانہ جاری کرنے کے لئے کتنے سرمایہ کی ضرورت ہوگی بہت حد تک تو اس سوال کا جواب اس بات پر منحصر ہے کہ وہ کس قسم کے آلات بنانا چاہتا ہے۔ یوں تو یہ کام دو سو روپیہ سے بھی شروع ہو سکتا ہے۔ اس سے چھوٹے چھوٹے آلات تیار کئے جاسکتے ہیں۔ اور بڑے آلات کی مرمت کی جاسکتی ہے منڈیوں میں غالباً ایسے چھوٹے کارخانوں کی گنجائش ہو سکتی ہے۔ جہاں چارہ کاٹنے کی مشینیں۔ ہل۔ بارہیرو۔ رہٹ وغیرہ تیار کئے جائیں۔ ایک کارخانہ قریباً پانچ ہزار روپیہ کے سرمایہ سے جاری کیا جاسکتا ہے۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

مجالس خدام الاحمدیہ اور چندہ

الفضل ۶؍ اگست میں جمع شدہ چندہ سے مراد کل چندہ میں سے ۲۵ فیصدی اور عطیہ جات ہیں۔ جیسا کہ ۶؍ جولائی کے الفضل سے عیاں ہے۔ ارکان سے جمع شدہ چندہ میں سے ۷۵ فیصدی ہر مجلس مقامی طور پر خرچ کر سکتی ہے۔ عطیہ جات اور ارکان کے چندہ میں سے ۲۵ فیصدی مرکز کو بھیجنا چاہیئے۔ بنا بریں [illegible] سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

ٹوکیو ۱۲ اگست۔ دفتر خارجہ کے ایک افسر کا بیان ہے کہ روس اور جاپان کی جنگ کے دوران میں ۴ ہزار روسی سپاہی ہلاک ہوئے اور جاپانیوں کے ۳۰۰ آدمی ہلاک اور ۶۰۰ مجروح ہوئے

لنڈن ۱۲ اگست۔ یہاں کے امیر لوگ اپنا سونا باہر بھیج رہے ہیں تاکہ اگر جنگ چھڑ جائے تو سونا محفوظ رہے انہوں نے سونے کو محفوظ رکھنے کے لئے ناروے کو منتخب کیا ہے۔

پشاور ۱۲ اگست۔ پشاور چھاؤنی میونسپل بورڈ کے کانگرسی ممبر میاں معین الدین کے خلاف کانگرس پارٹی نے ورکنگ کمیٹی کے پاس سفارش کی ہے کہ انہیں کانگرس پارٹی سے خارج کر دیا جائے اس سلسلہ میں میاں معین الدین نے بیان دیا ہے کہ وہ پنڈت جواہر لال نہرو کی زیر ہدایت فوجی حکام سے تعاون کر رہے ہیں۔ اس بیان پر لوگ حیرانی کا اظہار کر رہے ہیں۔

شملہ ۱۲ اگست۔ شاہ افغانستان کی ہمشیر سلطانہ کی شادی پرنس محمد عمر خان ولد سردار نور احمد خان سے ۲۸ جولائی کو ہوئی۔ شادی کی رسم شاہ افغانستان کے محل میں ادا کی گئی

مدراس ۱۲ اگست۔ مدراس گورنمنٹ نے لوکل بورڈوں اور میونسپل کمیٹیوں کے نام ہدایات جاری کی ہیں کہ مڈل وہائی سکولوں میں پڑھنے والے طلباء کو جو رعائتیں دی جاتی ہیں۔ وہ ان اچھوتوں کو نہیں دی جانی چاہئیں جو اپنے دھرم کو چھوڑ کر عیسائی یا کسی اور مذہب میں شامل ہو گئے ہیں۔

بمبئی ۱۲ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی کانگرس کے لئے ایک نیا پروگرام تیار کر رہے ہیں۔ جس سے کانگرس آرگنائزیشن میں ایک نئی طاقت آ جائے گی۔ یہ سکیم عدم تشدد کی ہے جس سے ان کا خیال ہے کہ ملک بھر کی حمایت کانگرس کو حاصل ہو جائے گی۔ گاندھی جی نے اس سکیم کے متعلق کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں سے بھی تبادلہ خیالات کیا ہے۔ گاندھی جی اس کی تفاصیل تیار کر رہے ہیں اور ورکنگ کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں جو ۲۰ ستمبر کو واردھا میں منعقد ہوگا پیش کی جائے گی۔ کانگرسی حلقوں کا خیال ہے کہ گاندھی جی فوج کے مسئلہ کو بھی جس پر مرکزی گورنمنٹ کا ۵۰ کروڑ روپیہ سالانہ خرچ آتا ہے حل کر دیں گے۔

لنڈن ۱۲ اگست معلوم ہوا ہے کہ کنزرویٹو پارٹی میں پھوٹ پیدا ہو گئی ہے جس کی وجہ سے حالات نازک صورت اختیار کر رہے ہیں۔ سابق وزیر اعظم مسٹر بالڈون جو ریٹائر ہو گئے تھے پھر میدان میں آ رہے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ ان کی موجودگی اس پھوٹ کو دور کر دے گی۔

برلن ۱۲ اگست ہٹلر نے جرمن کے سابق کمانڈر انچیف جرنیل فرِیچ کو اپنے ساتھ ملا لیا ہے اور ا سے ہزاروں روپیہ کی مالیت کی ایک جاگیر خرید کر دیدی ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ فوجی بغاوت نہ کریں کیونکہ یہ لوگ اس کے زیر اثر ہیں۔

برلن ۱۲ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ قیصر جرمنی ہٹلر کی اس درخواست پر کہ وہ اتحادیوں کو ایک اور چیت لگانا چاہتا ہے۔ واپس جرمن میں آنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ ملکی معاملات میں دخل نہیں دیں گے حکومت کی طرف سے انہیں پنشن دی جائے گی۔ اور وہ اپنے پرانے محلوں میں رہیں گے ہٹلر کا خیال ہے کہ قیصر کی واپسی سے شاہ پرست اس کے ساتھ مل جائیں گے۔

کانپور ۱۲ اگست گذشتہ چوبیس گھنٹوں سے یہاں مسلسل بارش ہو رہی ہے جس سے چند مکانات گر گئے ہیں۔ چھ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ آٹھ انچ کے قریب بارش ہوئی ہے بعض حصوں میں ٹریفک بالکل بند ہو گیا ہے۔

دارجلنگ ۱۲ اگست۔ وزارت سی۔پی کے معاملہ کے متعلق کانگرس اور ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے کل شام یہاں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں بعض اشخاص نے گاندھی جی اور کانگرس ورکنگ کمیٹی کے خلاف سخت تقریریں کیں اور ڈاکٹر کھارے کو مبارکباد دی گئی۔ جلسہ میں فساد کا خطرہ پیدا ہو گیا اور پولیس کو مداخلت کرنی پڑی۔

لکھنؤ ۱۲ اگست۔ تحصیل وساروح میں سیلاب کی وجہ سے قریباً اٹھارہ لاکھ اشخاص بے خانماں ہو گئے ہیں تقریباً ۲۰۰ مربع میل میں سیلاب کا پانی پھر رہا ہے لوگ مکانوں کی چھتوں اور اونچے مقامات پر پناہ گزین ہیں فصلیں بہہ گئی ہیں کچے مکان گرتے جا رہے ہیں انسانوں اور حیوانوں کے اتلاف جان کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں سڑکیں زیر آب ہیں۔

یروشلم ۱۲ اگست۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران میں عربوں اور فوج میں چار مقامات پر لڑائیاں ہوئیں۔ جس میں ۸ عرب ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

لنڈن ۱۲ اگست۔ رائل ایئر فورس کا ایک ہوائی جہاز فیلکس سٹون کے پرے سمندر پار کر رہا تھا کہ سمندر میں جا گرا جس سے چھ اشخاص ہلاک ہو گئے۔ پرنگ پیرس سروس کا ایک ہوائی جہاز بلیک فارسٹ کے نزدیک گر پڑا۔ جس سے ۱۱ اشخاص ہلاک ہو گئے۔

شنگھائی ۱۲ اگست۔ بین الاقوامی بستی میں جو ایجی ٹیٹر دہشت انگیزی کی انگیخت کر رہے تھے انہیں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ چینیوں کے بھیس جاپانی افسر ہیں۔

پٹنہ ۱۲ اگست سیوان کی اطلاع مظہر ہے کہ کل شام تک پانی چڑھتا رہا۔ مکانات کے گرنے سے لوگ تباہ حال ہو گئے ہیں۔ ۵۰۰ دیہات اور ۲ لاکھ اشخاص پر اس سیلاب کا اثر ہوا ہے چیرا کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ زبردست کوششوں کے باوجود بند ٹوٹ گیا جس سے کئی علاقوں میں بھاری سیلاب آ گیا۔

برلن ۱۳ اگست جرمنی میں فوج اور ایئر فورس کے وسیع پیمانہ پر مظاہروں کے سلسلہ میں جو تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ یہ تیاریاں غیر ممالک پر اثر ڈالنے کے لئے ہیں۔ اور ان مظاہروں کا مقصد یہ ہے کہ ڈیفینس کے متعلق جو قانون حال میں پاس ہوا ہے اس کی آزمائش کی جائے اس قانون کی رو سے سول آبادی کی جائداد بغیر کسی روک ٹوک کے فوجی حکام کے سپرد کی جا سکتی ہے۔ رائن لینڈ میں قلعہ بندیوں کے آس پاس کے علاقے میں نوٹس جلدی کر دیئے گئے ہیں کہ اگر کسی شخص نے بداحتیاطی غفلت بے جا کی تو اسے سزا ئے موت دی جائیگی

لاہور ۱۳ اگست پنجاب یونیورسٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ بعض ٹیکسٹ بکس میں جو فحش حصے ہیں ان کو حذف کر دیا جائے چنانچہ پبلشرز سے کہا گیا ہے کہ وہ ان کتابوں کے نئے ایڈیشن جن میں قابل اعتراض حصے نہ ہوں شائع کریں۔

روما ۱۲ اگست۔ فرانس اور اٹلی کے تعلقات پاسپورٹوں کے مسئلہ پر سخت کشیدہ ہو گئے ہیں۔ اٹلی نے اعلان کیا ہے کہ اطالوی علاقہ میں جو فرانسیسی سیاح داخل ہو اس کے دستخط ہونے ضروری ہیں حکومت فرانس نے اس کے جواب میں ایک اعلان شائع کیا ہے جس کے ذریعہ فرانسیسی سرحد اور بندرگاہوں کے حکام کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ کسی اطالوی کو اس وقت تک اپنے علاقہ میں داخل نہ ہونے دیں جب تک کہ وہ سیاح اس امر کا تسلی بخش ثبوت مہیا نہ کر سکے کہ اسے فرانس میں نہایت ہی ضروری کام ہے

شنگھائی ۱۲ اگست۔ آج جاپانی فوج نے شنگھائی کے برطانی علاقہ میں زبردستی چوکیاں قائم کر لیں اور مشین گنیں نصب کر دیں۔ لیکن جب برطانی فوج نے جاپانیوں کو سخت کارروائی کرنے کی دھمکی دی تو جاپانی فوجی کیمپ چھوڑ کر بھاگ گئے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی